السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

: کسی بزرگ کے مزار پر جا کر یہ کہنا کہ اے فلاں بزرگ ہماری یہ حاجت پوری کردو۔ یا بزرگ کی قبر پر جا کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ ہمارے لیے یہ دُعا فرمائیں؟ قرآن وسنت کی روشنی میں وضاحت کرکے عندا ماجور ہوں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ا تعالیٰ کے سوا نہ کوئی کسی کو نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی نقصان۔ ایسی اشیاء کے حصول کے لیے جو مخلوق کے اِختیار میں نہیں ہیں' مخلوق کے کسی فرد کو پکارنا شرک ہے اور پھر مُردے کو جو نہ سُن سکتا ہے اور نہ جواب دے سکتا ہے۔ ا تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اور ا کے سوا کسی مت پکارو جو نہ تجھے نفع دے سکتا اور نہ نقصان۔ اگر تُو نے یہ کام کیا تو ظالموں میں شمار ہوگا۔'' (یونس: ۱۰۶)

اِس آیت میں ا تعالیٰ نے منع فرمایا ہے کوئی غیر ا کو اپنی حاجت روائی یا مشکل کشائی کے لیے پکارے اور ا تعالیٰ نے یہ بھی بتایا ہے کہ ا کے سوا نہ کوئی کسی کو نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان۔ ا فرماتے ہیں:

''اگر ا تعالیٰ تجھ کو کسی مصیبت میں بتلا کردے تو اُس مصیبت کو دور کرنے والا ا کے سوا کوئی نہیں۔'' (یونس: ۱۰۷)

صحیح حدیث ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کو کہا:

''جان لو کہ اگر ساری اُمت تجھے نفع پہنچانے کے لیے جمع ہو جائے اور اگر ا نہ چاہے تو نفع نہیں پہنچا سکتی۔'' (متفق علیہ)

قرآن میں ایک جگہ ہے:

''بے شک جن لوگوں کی تم ا کے سوا عبادت کرتے ہو' وہ تمہارے لیے رزق دینے کا اختیار نہیں رکھتے۔ پس تم ا کے ہاں رزق مانگو اور اُس کی عبادت کرو۔'' (العنکبوت: ۱۷)

ایک اور جگہ پر ا تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اور ایسے لوگوں سے کون زیادہ گمراہ ہیں جو ا تعالیٰ کے سوا ایسے لوگوں کو پکارتے ہیں جو قیامت تک اُن کی دُعا قبول نہ کرسکیں بلکہ اُن کی آواز سے بھی بے خبر ہوں اور جب سب لوگ جمع کیے جائیں گے تو وہ اُن کے دشمن ہو جائیں گے اور اُن کی عبادت سے انکار کردیں گے۔'' (الاحقاف ۵: ۶)

اِس آیت سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ غیر ا کو حاجت روائی کے لیے پکارنا اُن کی عبادت ہے حالانکہ انسان صرف ا کی عبادت کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ قرآن میں ایک اور جگہ ارشاد ہے:

''کہ مضطر (بے بس) شخص کی دُعا قبول کرنے والا اور مشکل کو حل کرنے والا ا کے سوا کون ہے۔'' (النمل: ۶۲)

یہ چند دلیلیں ہیں ورنہ اِس کے بیان کے لیے قرآن میں کئی ایک نصوص موجود ہیں جن کو پڑھ کر کوئی بھی ذی شعور اور صاحب عقل ا کے سوا کسی کو حاجت روا اور مشکل کشا نہیں سمجھ سکتا۔ یہ تو ایسی کھلی حقیقت ہے کہ مشرکینِ مکّہ بھی اِس کا اعتراف کیے بغیر نہ رہ سکے۔ قرآنِ مجید میں کئی مقامات پر ا تعالیٰ نے اُن کے اِس اعتراف کا ذکر کیا ہے۔ اگر کسی بزرگ کی قبر پر جا کر حاجت روائی کے لیے پکارنا درست ہوتا تو ا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا بزرگ دُنیا میں کون ہو سکتا تھا؟ حال یہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہما میں سے کسی نے بھی امام الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قبر جا کر کسی حاجت کے لیے کبھی نہیں پکارا اگر یہ کام جائز ہوتا تو صحابہ خصوصاً خلفائِ راشدین رضی اللہ عنہما کو اپنے دور میں بڑی بڑی ضرورتوں اور مصائب کا سامنا وہ ضرور ا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر آتے۔ بالکل اِسی طرح دُعا کا مسئلہ ہے۔ ان جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہما میں سے کسی نے بھی ا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر آکر یہ نہیں کہا کہ آپؐ ہمارے لیے دُعا کردیں۔ ہاں! زندگی میں جو واقعتا بزرگ ہو اُس سے دُعا کروانی درست ہے اور میں بھی بزرگ سے نہیں مانگا جاتا بلکہ اُس سے عرض کی جاتی ہے کہ وہ ا سے ہماری بہتری کے لیے دعا کرے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

ج 1

محدث فتویٰ